صلح حسن و معاویہ رضی اللہ عنہما

پس منظر، حقائق اور نتائج

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

شہادت علی رضی اللہ عنہ کے بعد اہل اسلام کی توقعات: ---------------- 4

کوفہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت: ------------------- 5

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اہم شرط: ------------------ 6

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے قتل معاویہ رضی اللہ عنہ کی پیش کش ٹھکرادی:-------- 7

خلافت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ: ---------------- 8

شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دعویٰ خلافت:---------------- 9

متحدہ خلافت کی ممکنہ صورتیں: ------------------------ 9

پہلی صورت ممکن نہ تھی: ------------------------ 10

دوسری صورت ممکن نہ تھی: ---------------------- 10

تیسری صورت ممکن اور سب سے بہتر تھی: --------------- 10

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے صلح کی پہل: -------------- 11

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا صلح کی تجویز کو قبول کرنا:--------------- 12

فوائد:----------------------------------- 14

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی شرائطِ صلح کو قبول فرمانا: ---- 15

شرط نمبر1: -------------------------------- 15

[Website: DifaAhleSunnat.com]

شرط نمبر 2: ---------------------------------- 15

شرط نمبر 3: ---------------------------------- 15

شرط نمبر 4: ---------------------------------- 15

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی: ---- 20

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان معاویہ رضی اللہ عنہ پر متفق ہو جاؤ: ----------- 22

صلح پر حسنین کریمین اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم راضی تھے: -------- 23

صلح کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: ------------------- 24

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی: ------------------------ 25

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے امیر المؤمنین ہونے پر اتفاق: ------------ 26

1: حضرت حسن رضی اللہ عنہ: --------------------------- 26

2: حضرت حسین رضی اللہ عنہ --------------------------- 28

3: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا: ----------------------------- 29

4: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما: ----------------------- 30

5: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما: -------------------- 31

6: جنگ صفین سے کنارہ کش رہنے والوں کی بیعت: ------------ 33

7: اہل کوفہ: ---------------------------------- 33

8: شیخ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ: ---------------------- 34

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ذریعہ امت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق، صلح اور امن آشتی کا وہ چراغ روشن کیا ہے جس سے آج تلک روشنی حاصل کی جارہی ہے اور تا قیامت حاصل کی جاتی رہے گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو صلح کی ہے وہ تاریخ اسلامی کا ایسا روشن باب ہے جس سے صدیوں سے رہنمائی لی جاتی رہی ہے اور صدیوں تک لی جاتی رہے گی۔

اس اہم عنوان پر ایک جامع، مدلل اور معتدل تحقیقی مضمون پیش خدمت ہے۔

شہادت علی رضی اللہ عنہ کے بعد اہل اسلام کی توقعات:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد عراق بالخصوص کوفہ کے مسلمانوں کو توقع تھی کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لینے سے خون ریزی اور اختلافات ختم ہوں گے اس لیے انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا بلکہ پر زور فرمائش کی کیونکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ہے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں۔ اس روایت میں ہے:

سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى

وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2704

ترجمہ: میں (یعنی حسن بصری رحمہ اللہ) نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا، اس وقت حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے پہلو میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف۔ آپ اس وقت یہ فرما رہے تھے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے توسط سے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

کوفہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت:

بہر حال جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو گئی تو بعد میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا۔ سب سے پہلے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی بیعت کی۔

حافظ ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَانَ أَوَّلَ مَنْ تَقَدَّمَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ. اُبْسُطْ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وسنَّةِ نَبِيِّهِ فَسَكَتَ الْحَسَنُ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعَهُ النَّاسُ بَعْدَهُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت خلافۃ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: سب سے پہلے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی بیعت حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے عرض کی: (بیعت فرمانے کے لیے) اپنا ہاتھ بڑھائیں میں کتاب اللہ اور سنت نبویہ کی پیروی پر آپ کی بیعت کرتا ہوں چنانچہ آپ نے ان کی بیعت لے لی اور ان کے بعد باقی لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اہم شرط:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی بیعت لیتے وقت انتہائی ہوش مندی سے یہ شرط بھی لگا دی کہ جس سے میں صلح کروں گا اس سے تم بھی صلح کرو گے اور جس سے میں لڑوں گا اس سے تم بھی لڑو گے۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الزُّهْرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: بَايَعَ أَهْلُ الْعِرَاقِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِالْخِلَافَةِ فَطَفِقَ يَشْتَرِطُ عَلَيْهِمُ الْحَسَنُ: إِنَّكُمْ سَامِعُونَ مُطِيْعُوْنَ تُسَالِمُونَ مَنْ سَالَمْتُ وَتُحَارِبُونَ مَنْ حَارَبْتُ فَارْتَابَ أَهْلُ الْعِرَاقِ فِي أَمْرِهِمْ حِينَ اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ هٰذَا الشَّرْطَ وَقَالُوا: مَا هٰذَا لَكُمْ بِصَاحِبٍ وَمَا يُرِيدُ هٰذَا الْقِتَالَ.

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، ذکر بیعۃ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اہل عراق نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت شروع کی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے یہ شرط بھی ذکر فرمائی کہ آپ لوگ میری بات سنیں گے اور مانیں گے

جس سے میں صلح کروں گا اس سے تم لوگ بھی صلح کروگے اور جس سے میں لڑوں گا تم لوگ بھی لڑوگے۔ بعض عراقی لوگ (جو اہل شام سے صلح کے حق میں نہیں تھے) اس شرط کو سن کر سٹپٹائے اور کہنے لگے کہ حسن ہمارے مطلب کا آدمی نہیں یہ تو لڑائی نہیں چاہتا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے قتل معاویہ رضی اللہ عنہ کی پیش کش ٹھکرادی:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد سب سے پہلا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاتل عبدالرحمٰن بن عمرو المعروف ابن مُلْجَم کا پیش ہوا۔ اس بدبخت کو پکڑا گیا، آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قتل کی پیش کش کی، جسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے یکسر ٹھکرادیا۔

امام سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی ابوالقاسم الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

إِنِّي وَاللهِ مَا أَعْطَيْتُ اللهَ عَهْدًا إِلَّا وَفَّيْتُ بِهِ إِنِّي كُنْتُ أَعْطَيْتُ اللهَ عَهْدًا أَنْ أَقْتُلَ عَلِيًّا وَمُعَاوِيَةَ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُمَا فَإِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَلَكَ اللهُ عَلَيَّ إِنْ لَّمْ أُقْتَلْ أَنْ آتِيَكَ حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِكَ. فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا وَاللهِ أَوْ تُعَايِنُ النَّارَ فَقَدَّمَهُ فَقَتَلَهُ.

المعجم الکبیر للطبرانی، تحت سن علی بن ابی طالب ووفاتہ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: (عبدالرحمٰن بن عمرو ابن مُلْجَم کہنے لگا) اللہ کی قسم! میں نے جب بھی اللہ سے کوئی عہد کیا اسے نبھا کر ہی چھوڑا ہے۔ میں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ میں علی اور معاویہ دونوں کو قتل کروں گا یا پھر خود مارا جاؤں گا۔ اب اگر آپ اس بات

کو پسند کریں تو مجھے موقع دیں کہ میں معاویہ کا کام تمام کر دوں اور اگر میں خود قتل ہونے سے بچ نکلا تو واپس آکر خود کو آپ کے حوالے کر دوں گا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس (پیش کش) کو ٹھکرا دیا اور اس کے لیے (قصاصاً) سزائے موت کا فیصلہ فرمایا اور اسے قتل کر دیا گیا۔

خلافت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت لینے کے بعد پہلا خطبہ دیتے ہوئے یہ واضح کر دیا کہ میں امت میں مزید خون خرابے کو پسند نہیں کرتا۔

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل البغدادی رحمہ اللہ (ت:241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالْمَدَائِنِ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ ...فَإِنِّي وَاللهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَزِنُ مِثْقَالَ حَبَّةِ خَرْدَلٍ يُهْرَاقُ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِّنْ دَمٍ مُنْذُ عَقَلْتُ مَا يَنْفَعُنِي مِمَّا يَضُرُّنِي.

فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم، رقم الحدیث:1364

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد لوگ مدائن میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے خطبہ دیا اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اور نفع اور نقصان والے کاموں میں فرق سمجھا ہے تب سے مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ میں (اپنے نانا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا رائی کے دانے کے برابر کسی ایسے کام کا والی اور ذمہ دار بنوں جس میں کسی کا ایک قطرہ خون بہے۔

شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دعویٰ خلافت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اجتہادی اختلافات کے باوجود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے زمانہ خلافت میں اپنے لیے دعویٰ خلافت نہیں کیا تھا یہی وجہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں "امیر المومنین" جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام میں صرف "امیر" کہلاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دعویٰ خلافت کیا اور اپنی خلافت کی بیعت لی۔

امام ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ المعروف بابن عساکر رحمہ اللہ (ت:571ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَانَ عَلِيٌّ بِالْعِرَاقِ يُدْعىٰ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ بِالشَّامِ يُدْعَى الْأَمِيْرَ فَلَمَّا مَاتَ عَلِيٌّ دُعِيَ مُعَاوِيَةُ بِالشَّامِ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: بُوْيِعَ مُعَاوِيَةُ بِإِيْلِيَاءَ فِيْ رَمَضَانَ بَيْعَةَ الْجَمَاعَةِ.

تاریخ دمشق لابن عساکر، تحت الترجمۃ معاویۃ بن صخر ابی سفیان بن حرب

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں امیر المومنین کہلاتے تھے جبکہ شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صرف امیر کہلاتے تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امیر المومنین کہلائے، حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد رمضان المبارک میں ایک جماعت نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایلیاء کے مقام پر بیعت کی۔

متحدہ خلافت کی ممکنہ صورتیں:

خلافت کے دو دعویٰ داروں کے موجودگی میں اس مسئلہ کے حل کی

ممکنہ تین صورتیں تھیں:

1: شام کے لوگ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلیں۔

2: حضرت حسن رضی اللہ عنہ شام والوں کو طاقت کے زور پر اپنی خلافت کے تحت لائیں۔

3: حضرت حسن رضی اللہ عنہ منصب خلافت کو ترک کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کردیں۔

پہلی صورت ممکن نہ تھی:

پہلی صورت اس لیے ممکن نہیں تھی کیونکہ شام کے لوگوں نے اگر بیعت کرنی ہوتی تو وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے والد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی کر لیتے۔ لیکن خون عثمان کے قصاص کے مطالبے میں یہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے موافقت رکھتے تھے اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی اب ان کے بیٹے کی کیسے کرسکتے تھے؟

دوسری صورت ممکن نہ تھی:

دوسری صورت اس لیے ممکن نہیں تھی کیونکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنی طاقت کے زور پر ان لوگوں کو اپنی خلافت کے تحت لا تو سکتے تھے لیکن اس کے لیے وقت بھی کافی درکار تھا اور اس سے بڑھ کر یہ تھا کہ خون خرابہ بہت ہوتا جسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ پسند نہیں فرماتے تھے۔

تیسری صورت ممکن اور سب سے بہتر تھی:

تیسری صورت ممکن تھی اور سب سے بہتر بھی تھی کیونکہ اس سے

امت متحد ہو جاتی اور خون خرابہ بھی ختم ہو جاتا۔ مزید تفصیل آگے آ رہی ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے صلح کی پہل:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ: اِسْتَقْبَلَ وَاللهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ: أَيْ عَمْرُو! إِنْ قَتَلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ، وَهٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِّي بِضَيْعَتِهِمْ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ: اِذْهَبَا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ، وَقُولَا لَهُ: وَاطْلُبَا إِلَيْهِ.

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2704

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جب حسن بن علی رضی اللہ عنہما (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف) پہاڑوں جیسے بڑے لشکر لے کر روانہ ہوئے تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشیر خاص) نے کہا: میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اپنے مد مقابل کو ختم کیے بغیر واپس نہیں جائے گا۔ یہ بات سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو! اگر اِس (میری) فوج نے اُس (حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی) فوج کو اور اُن لوگوں نے اِن لوگوں کو قتل کر دیا تو میرے پاس عوام کی دیکھ بھال کرنے والا کون رہے گا؟ عوام الناس اور خواتین کا خیال کون رکھے گا؟

لوگوں کی جائیدادوں کی خبر گیری کون کرے گا؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف قریش کی شاخ بنو عبد شمس کے دو شخص بھیجے۔ عبد الرحمٰن بن سَمُرہ اور عبد اللہ بن عامر بن کُریز رضی اللہ عنہما۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ! اور ان کے سامنے صلح کی پیش کش کرو۔ اسی مفاہمت والے معاملے پر ان سے گفتگو کرو اور فیصلہ انہی کی مرضی پر چھوڑ دو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا صلح کی تجویز کو قبول کرنا:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

(عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ) فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ: فَطَلَبَا إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا قَالَا: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ: فَمَنْ لِّي بِهٰذَا، قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ. فَصَالَحَهُ. فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2704

ترجمہ: (حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) یہ لوگ تشریف لے

گئے ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی اور فیصلہ آپ کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اولاد عبد المطلب ہیں ہمیں (اپنے والد کی خلافت اور اپنے زمانہ) خلافت میں لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ یہ امت اپنے ہی خون میں لت پت ہو چکی ہے (فساد اور خون خرابے کو ختم کرنے کے لیے صلح ضروری ہے اور صلح کو برقرار رکھنے کے لیے لوگوں پر خرچ کرنا ضروری ہے تاکہ صلح کے مخالف لوگوں کا منہ بند رہے اور صلح کے موافق لوگوں کو اس کے ثمرات نظر آئیں) وہ حضرات کہنے لگے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو (لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے والے عظیم مقصد کے لیے)رقم دینے کے لیے تیار ہیں اور آپ سے صلح کرنے کے خواہش مند ہیں۔ انہوں نے باہمی مفاہمت سے فیصلہ آپ کی مرضی پر چھوڑا ہے اور آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے (مزید اطمینان قلبی کے لیے) فرمایا کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ دونوں قاصدوں نے عرض کی کہ یہ ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جس چیز کے بارے میں ضمانت مانگی تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ ہم ضامن ہیں۔ آخر کار حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کر لی۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ فرماتے تھے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے آپ کے پہلو میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے توسط سے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

فوائد:

1: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جنگ سے خوفزدہ نہیں تھے بلکہ انہیں اپنے بعد عوام الناس کی فکر دامن گیر تھی۔

2: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابتداءً مصالحت کی پیش کش کی اور حضرت عبدالرحمٰن بن سَمُرہ اور عبداللہ بن عامر بن کُرَیز رضی اللہ عنہما کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ اگرچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ صلح کا ارادہ اس پیش کش سے پہلے ہی کر چکے تھے لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس کا نہیں تھا۔

3: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حالات کے تناظر میں امت کی بھلائی اسی میں دیکھی کہ اپنی خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپرد کردیں۔

4: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی بھی موجود تھی۔

5: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے دب کر یا مجبور ہو کر صلح نہیں کی بلکہ آپ کے پاس لاکھوں وفاداروں کے بہت بڑا لشکر تھا جس کے ہوتے ہوئے آپ صلح پر "مجبور" نہیں ہوسکتے تھے۔

6: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے صلح بند کمرے میں کرنے کے بجائے لاکھوں کے لشکر کی موجودگی میں کی تاکہ یہ بات سب پر واضح ہوجائے کہ ہماری آپس میں صلح ہوگئی ہے، میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نے اپنی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

خلافت سے دستبردار ہوتا ہوں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی شرائطِ صلح کو قبول فرمانا:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے چند شرائط پیش کی جنہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قبول فرمالیا اور پورا بھی کیا چنانچہ جن شرائط صلح کا ثبوت صحیح اور معتبر روایات حدیث و تاریخ سے ملتا ہے وہ درج ذیل چار شرائط تھیں:

شرط نمبر 1:

ہمارے اوپر دل کھول کر خرچ کیا جائے تاکہ صلح کے مخالفین خاموش رہیں اور اُمت مسلمہ کے حالات پرامن رہیں۔ (اس شرط کی وجہ یہ تھی چونکہ جود و سخا، فیاضی و کرم نوازی اہل بیت کی فطرت میں داخل تھی اس لیے اس کے ذریعے وہ لوگوں پر پہلے کی طرح خرچ کر سکیں)۔

شرط نمبر 2:

کوفہ کے بیت المال میں سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پچاس لاکھ دراہم عطاء کئے جائیں گے۔

شرط نمبر 3:

دارأبْجِرْد (جگہ کا نام ہے) کا خراج (ٹیکس) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لئے مختص ہو گا۔

شرط نمبر 4:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اُن کے والد گرامی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تنقید نہیں کی جائے گی۔

اب وہ روایت پیش کی جاتی ہے جن میں شرائط صلح کا ذکر ہے۔

قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: اسْتَقْبَلَ وَاللهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ، أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، فَقَالَ: اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ، وَقُولَا لَهُ، وَاطْلُبَا إِلَيْهِ، فَأَتَيَاهُ، فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ فَطَلَبَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا، قَالَا: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا، وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ، قَالَ: فَمَنْ لِي بِهَذَا؟ قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَصَالَحَهُ، فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى، وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2704

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جب حسن بن علی رضی اللہ عنہما (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف) پہاڑوں جیسے بڑے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

لشکر لے کر روانہ ہوئے تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشیر خاص) نے کہا: میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اپنے مدمقابل کو ختم کیے بغیر واپس نہیں جائے گا۔ یہ بات سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! اگر اس (میری) فوج نے اس (حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی فوج کو اور ان لوگوں نے ان لوگوں کو قتل کر دیا تو میرے پاس عوام کی دیکھ بھال کرنے والا کون رہے گا؟ عوام الناس اور خواتین کا خیال کون رکھے گا؟ لوگوں کی جائیدادوں کی خبر گیری کون کرے گا؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف قریش کی شاخ بنو عبد شمس کے دو شخص بھیجے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر بن کریز رضی اللہ عنہما۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ! اور ان کے سامنے صلح کی پیش کش کرو۔ اسی مفاہمت والے معاملے پر ان سے گفتگو کرو اور فیصلہ انہی کی مرضی پر چھوڑ دو چنانچہ یہ لوگ تشریف لے گئے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی اور فیصلہ آپ کی مرضی پر چھوڑ دیا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اولاد عبد المطلب ہیں ہمیں (اپنے والد کی خلافت اور اپنے زمانہ) خلافت میں لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ یہ امت اپنے ہی خون میں لت پت ہو چکی ہے (فساد اور خون خرابے کو ختم کرنے کے لیے صلح ضروری ہے اور صلح کو برقرار رکھنے کے لیے لوگوں پر خرچ کرنا ضروری ہے تاکہ صلح کے مخالف لوگوں کا منہ بند رہے اور صلح کے موافق لوگوں کو اس کے ثمرات نظر آئیں) وہ حضرات کہنے لگے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے والے عظیم مقصد

کے لیے) رقم دینے کے لیے تیار ہیں اور آپ سے صلح کرنے کے خواہش مند ہیں۔ انہوں نے باہمی مفاہمت سے فیصلہ آپ کی مرضی پر چھوڑا ہے اور آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے (مزید اطمینان قلبی کے لیے) فرمایا کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ دونوں قاصدوں نے عرض کی کہ یہ ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جس چیز کے بارے میں ضمانت مانگی تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ ہم ضامن ہیں۔ آخر کار حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کر لی۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ وہ فرماتے تھے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے آپ کے پہلو میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے توسط سے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

فائدہ: اس روایت میں صلح کی ایک شرط کا ذکر ہے۔ باقی تین شرائط حافظ عماد الدین اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر رحمہ اللہ (ت:774ھ) ذکر کرتے ہیں:

لَمَّا رَأَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَفَرُّقَ جَيْشِهِ عَلَيْهِ مَقْتَهُمْ وَكَتَبَ عِنْدَ ذٰلِكَ إِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ قَدْ رَكِبَ فِي أَهْلِ الشَّامِ فَنَزَلَ مَسْكِنَ يُرَاوِضُهُ عَلَى الصُّلْحِ بَيْنَهُمَا، فَبَعَثَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ فَقَدِمَا عَلَيْهِ الْكُوفَةَ

فَبَذَلَا لَهُ مَا أَرَادَ مِنَ الْأَمْوَالِ فَاشْتَرَطَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْكُوفَةِ خَمْسَةَ آلَافِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَأَنْ يَكُونَ خِرَاجَ دَارِ أَبْجِرْدَ لَهُ وَأَنْ لَا يُسَبَّ عَلِيٌّ وَهُوَ يَسْمَعُ فَإِذَا فُعِلَ ذٰلِكَ نَزَلَ عَنِ الْإِمْرَةِ لِمُعَاوِيَةَ وَيَحْقِنُ الدِّمَاءَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَاصْطَلَحُوا عَلٰى ذٰلِكَ وَاجْتَمَعَتِ الْكَلِمَةُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ج4 ص403 خلافۃ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے لشکر میں افتراق وانتشار دیکھا تو آپ ان پر سخت ناراض ہوئے اور آپ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو ایک خط لکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اہلِ شام کے ساتھ سوار ہو کر مقام "مسکن" پر ٹھہرے ہوئے تھے اور جانبین کے درمیان صلح کی کوشش فرما رہے تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عامر اور عبدالرحمٰن بن سمرہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ میں بھیجا، جس قدر مال حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے چاہا ان دونوں نے وہ انہیں دیا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے یہ شرط بھی مقرر کی کہ کوفہ کے بیت المال سے آپ کو پچاس لاکھ درہم حاصل ہوں گے اور دار اَبجِرد کا خراج (ٹیکس) بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے ہو گا اور ان کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی ہتک آمیز کلام نہیں کیا جائے گا۔ جب وہ ایسا کر لیں گے (یعنی ان شرائط کو قبول کر لیں گے) تو آپ رضی اللہ عنہ؛ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں امارت سے دستبردار ہو جائیں گے اور یوں مسلمان آپس کی خونریزی سے بھی محفوظ ہو جائیں گے۔ چنانچہ یوں ان دونوں حضرات

کے درمیان مصالحت ہوئی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ متفقہ طور پر خلافت کے لیے نامزد ہو گئے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہمانے شرائط صلح طے پانے کے بعد خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی اور کتاب اللہ و سنت نبوی پر عمل کرنے کرانے کی شرط لگا کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی کر لی۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (ت:310ھ)روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَلَّمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

تاریخ الطبری: ذکر بیعۃ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت علی بن محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی۔

امام ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ رَحِمَهُ اللهُ سَلَّمَ الْحَسَنُ لِمُعَاوِيَةَ الْأَمْرَ وَبَايَعَهُ عَلٰى إِقَامَةِ كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ.

فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علی ان ابنی ھذا السید

ترجمہ: امام ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امر (خلافت) کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور حضرت معاویہ

رضی اللہ عنہ کے ساتھ کتاب اللہ وسنت نبوی پر عمل کرنے کرانے کی شرط لگا کر بیعت بھی کرلی۔

شیعہ مصنف ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی بن الحسن الطوسی (ت:460ھ)روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ فُضَيْلٍ غُلَامِ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَقُوْلُ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا) اَنْ أَقْدَمَ أَنْتَ وَالْحُسَيْنُ وَأَصْحَابُ عَلِيٍّ.فَخَرَجَ مَعَهُمْ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَدِمُوْا الشَّامَ فَأَذِنَ لَهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأَعِدَّ لَهُمُ الْخُطَبَاءُ فَقَالَ يَا حَسَنُ قُمْ فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُمْ فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ قُمْ يَا قَيْسُ فَبَايِعْ فَالْتَفَتَ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ مَا يَأْمُرُهُ فَقَالَ يَا قَيْسُ إِنَّهُ إِمَامِي يَعْنِي الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

اختیار معرفۃ الرجال المعروف بہ رجال کشی، الرقم:176

ترجمہ: فضیل غلام محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف ایک خط لکھا (جس میں یہ تھا) کہ آپ، آپ کے بھائی حسین اور دیگر احباب ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ جب یہ حضرات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانے لگے تو قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ یہ لوگ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس) شام پہنچے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اندر آنے کی

درخواست کی۔(یہ حضرات اندر تشریف لے گئے)اس مجلس میں کئی خطباء جمع کیے گئے تھے۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا(کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟)حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قیس!وہ(یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ)میرے امام ہیں۔(جب انہوں نے بیعت کرلی تو میں نے بھی کرلی،اس لیے بیعت کرلی جائے)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان معاویہ رضی اللہ عنہ پر متفق ہو جاؤ:

امام حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمہ اللہ (ت:807ھ) روایت نقل فرماتے ہیں:

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ نَظَرْتُمْ مَا بَيْنَ جَابَرْسَ إِلَى جَابَلْقَ مَا وَجَدْتُمْ رَجُلًا جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِي وَأَخِي وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْتَمِعُوا عَلَى مُعَاوِيَةَ ... قَالَ مَعْمَرٌ: جَابَرْسُ وَجَابَلْقُ: الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

مجمع الزوائد و منبع الفوائد، باب فی الصلح

ترجمہ: محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مشرق سے مغرب تک دیکھ لو تمہیں میرے اور میرے بھائی حسین کے علاوہ کوئی بھی شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ نظر نہیں آئے گا۔(اس فضیلت کے باوجود) میری (دیانتدارانہ)رائے یہی ہے کہ آپ لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ (کی خلافت) پر متفق ہو جاؤ.....راوی معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "جابرس" اور "جابلق" سے مراد مشرق اور مغرب ہے۔

صلح پر حسنین کریمین اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم راضی تھے:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کے لیے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دونوں راضی تھے۔

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي رَأَيْتُ رَأْيًا أُحِبُّ أَنْ تُتَابِعَنِي عَلَيْهِ. قُلْتُ: مَاهُوَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ أَنْ أَعْمَدَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَأَنْزِلَهَا وَأُخَلِّيَ الْأَمْرَ لِمُعَاوِيَةَ فَقَدْ طَالَتِ الْفِتْنَةُ وَسُفِكَتِ الدِّمَاءُ وَقُطِعَتِ السُّبُلُ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. فَبَعَثَ إِلَى حُسَيْنٍ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: أُعِيْذُكَ بِاللهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى رَضِيَ.

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، تحت الترجمۃ: الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک بات سوچی ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ اس معاملے میں میرا ساتھ دیں۔ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

نے عرض کی: جی فرمائیں! آپ نے کیا سوچا ہے؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ارادہ بن رہا ہے کہ میں مدینہ چلا جاؤں اور خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دوں کیونکہ ہنگامے بڑھ چکے ہیں اور خون خرابہ بہت ہو چکا ہے اور (انتشار کے باعث) راستے پُر خطر ہو چکے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ آپ کو پوری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ (کو اعتماد میں لینے کے لیے) ان کے پاس پیغام بھیجا (وہ تشریف لائے) آپ نے ان کے سامنے سارا معاملہ رکھا۔ انہوں نے شروع میں اپنے تحفظات کا اظہار کیا لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ مسلسل ان کی ذہن سازی فرماتے رہے یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی راضی ہو گئے۔

صلح کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ:

امام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا صَالَحَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: قُمْ! فَتَكَلَّمْ فَقَامَ: فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ أَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقٰى وَإِنَّ أَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُورُ أَلَا وَإِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ الَّذِي اخْتَلَفْتُ فِيهِ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ لِامْرِءٍ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنِّي أَوْ حَقٌّ لِي تَرَكْتُهُ لِإِرَادَةِ إِصْلَاحِ الْمُسْلِمِينَ وَحَقْنِ دِمَائِهِمْ.

فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علی ان ابنی ھذا السید

ترجمہ: جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو اپنی صلح کے بارے میں مطلع کیجیے! چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: دانشمندوں میں سے سب سے بڑا دانشمند انسان وہ ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہو اور عاجزوں میں سے سب سے بڑا عاجز انسان وہ ہے جو اللہ کا نافرمان ہو۔ یہ (خلافت والا) معاملہ جس میں میرا اور معاویہ کا اختلاف ہوا۔ یا تو یہ اس شخص کا حق تھا جو مجھ سے زیادہ اس کا حقدار ہے یا پھر یہ میرا حق تھا جسے میں نے لوگوں کے مابین بھلائی کے لیے اور انہیں خونریزی سے بچانے کے لیے چھوڑ (کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر) دیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت سپرد کرنا جہاں حالات کا تقاضا تھا وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی بھی تھی۔

امام محمد بن مکرم جمال الدین ابن منظور الانصاری الافریقی رحمہ اللہ (ت: 711ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ اللَّيْلِ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَمَّا قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ: يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: لَا تَقُلْ ذَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ مُعَاوِيَةُ. فَعَلِمْتُ أَنَّ أَمْرَ اللهِ وَاقِعٌ فَكَرِهْتُ أَنْ تُهْرَاقَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ دِمَاءُ الْمُسْلِمِينَ. قَالَ الشَّعْبِيُّ: قِيلَ لِلْحَارِثِ الْأَعْوَرِ: مَا حَمَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى أَنْ يُبَايِعَ

لِمُعَاوِيَةَ وَلَهُ الْأَمْرُ؟ قَالَ: إِنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ: لَا تُكْرِهُوْا إِمْرَةَ مُعَاوِيَةَ.

مختصر تاریخ دمشق، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن صخر ابی سفیان بن حرب رضی اللہ عنہما

ترجمہ: سفیان بن لیل کہتے ہیں کہ جس وقت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنا اقتدار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپرد کر کے کوفہ سے مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے کہا کہ (یہ کام تو بظاہر اہل ایمان کو ذلیل کرنے والا ہے اور اس کا سبب آپ بنے ہیں اس لیے آپ) اہل ایمان کو ذلیل کرنے والے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے نہ کہو۔ کیونکہ میں نے اپنے والد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ کچھ زمانہ گزرے گا معاویہ حاکم بن جائے گا۔ (اپنے والد کی بات سن کر اس وقت) میں نے یقین کر لیا تھا کہ اللہ کا امر پورا ہو کر رہے گا۔ میں اس بات کو انتہائی برا سمجھتا ہوں کہ میرے اور ان کے درمیان (اقتدار کے لیے) مسلمانوں کا خون بہے۔ حارث اعور سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ بنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور خلافت انہیں سونپ دی؟ وہ کہنے لگے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ معاویہ کی امارت کو غلط نہ سمجھنا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے امیر المؤمنین ہونے پر اتفاق:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بلا اختلاف امیر المومنین بن گئے۔ جس پر چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

1: حضرت حسن رضی اللہ عنہ:

1: امام ابوالفضل محمد بن مکرم بن علی جمال الدین ابن منظور الانصاری الافریقی رحمہ اللہ (ت: 711ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ اللَّيْلِ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَمَّا قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ: يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: لَا تَقُلْ ذَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ مُعَاوِيَةُ. فَعَلِمْتُ أَنَّ أَمْرَ اللهِ وَاقِعٌ فَكَرِهْتُ أَنْ تُهْرَاقَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ دِمَاءُ الْمُسْلِمِينَ.

مختصر تاریخ دمشق، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن صخر ابی سفیان بن حرب رضی اللہ عنہما

ترجمہ: سفیان بن لیل کہتے ہیں کہ جس وقت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنا اقتدار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپرد کرکے کوفہ سے مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے کہا کہ (یہ کام تو بظاہر اہل ایمان کو ذلیل کرنے والا ہے اور اس کا سبب آپ بنے ہیں اس لیے آپ) اہل ایمان کو ذلیل کرنے والے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے نہ کہو کیونکہ میں نے اپنے والد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ کچھ زمانہ گزرے گا معاویہ حاکم بن جائے گا۔ (اپنے والد کی بات سن کر اس وقت) میں نے یقین کرلیا تھا کہ اللہ کا امر پورا ہو کر رہے گا۔ میں اس بات کو انتہائی برا سمجھتا ہوں کہ میرے اور ان کے درمیان (اقتدار کے لیے) مسلمانوں کا خون بہے۔

2: امام ابوالفضل محمد بن مکرم بن علی جمال الدین ابن منظور الانصاری الافریقی رحمہ اللہ (ت: 711ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ الشَّعْبِيُّ: قِيلَ لِلْحَارِثِ الْأَعْوَرِ: مَا حَمَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى أَنْ يُبَايِعَ لِمُعَاوِيَةَ وَلَهُ الْأَمْرُ؟ قَالَ: إِنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: لَا تُكْرِهُوا إِمْرَةَ مُعَاوِيَةَ.

مختصر تاریخ دمشق، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن صخر ابی سفیان بن حرب رضی اللہ عنہما

ترجمہ: امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حارث اعور سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ بنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور خلافت انہیں سونپ دی؟ وہ کہنے لگے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ معاویہ کی امارت کو غلط نہ سمجھنا۔

2: حضرت حسین رضی اللہ عنہ

1: امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَكْتُبُونَ إِلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدْعُونَهُ إِلَى الْخُرُوجِ إِلَيْهِمْ زَمَنَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ يَأْبَى.

تاریخ الاسلام، مقتل الحسین رضی اللہ عنہ

ترجمہ: (جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کوفہ والوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ ان لوگوں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے متبعین) کے خلاف خروج (بغاوت) کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کر دیا۔

2: (شیعہ مصنف) احمد بن داود الدِینوَری (ت:282ھ) نقل کرتے ہیں:

فَقَالَ الْحُسَيْنُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) إِنَّا قَدْ بَايَعْنَا وَعَاهَدْنَا وَلَا سَبِيلَ إِلَى نَقْضِ بَيْعَتِنَا.

الاخبار الطوال، مبایعۃ معاویۃ بالخلافۃ وزیاد بن ابیہ

ترجمہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت اور صلح کا معاہدہ کر چکے ہیں لہٰذا اب بیعت توڑنے کی کوئی

صورت ممکن نہیں۔

3: (شیعہ مصنف) شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان المعروف بہ ابن المعلم (ت:413ھ)روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَحَرَّكَتِ الشِّيْعَةُ بِالْعِرَاقِ وَ كَتَبُوْا إِلَى الْحُسَيْنِ فِيْ خَلْعِ مُعَاوِيَةَ وَالْبَيْعَةِ لَهُ فَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ عَهْدًا وَعَقْدًا لَا يَجُوْزُ لَهُ نَقْضُهُ حَتّٰى تَمْضِيَ الْمُدَّةُ فَإِنْ مَاتَ مُعَاوِيَةُ نُظِرَ فِيْ ذٰلِكَ.

الارشاد، فصل فی بیعۃ الحسن عن الناس

ترجمہ: جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ وفات پاگئے تو عراق کے شیعوں نے یہ تحریک چلائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ حضرت معاویہ کی اطاعت گردن سے اتار پھینکو اوران کی بیعت توڑ دو۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کے اور میرے درمیان ایک عہد ہے اور صلح کا ایک معاہدہ ہے۔ میں اسے ختم کرنے کو جائز نہیں سمجھتا حتی کہ اس کی مدت ختم ہو جائے۔ (یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدت تمام ہو جائے) ہاں جب خود معاویہ رضی اللہ عنہ وفات پاجائیں گے تو اس مسئلہ کو دیکھ لیں گے۔

3: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ اَلعَبَسی الکوفی رحمہ اللہ (ت:235ھ)روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَصَمَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللهُ عَنهَا فَأَتَاهَا رَسُولٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِهَدِيَّةٍ فَقَالَ: أَرْسَلَ بِهٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَبِلَتْ هَدِيَّتَهُ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّسُولُ قُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَسْنَا مُؤْمِنِينَ وَهُوَ أَمِيرُنَا؟ قَالَتْ: أَنْتُمْ إِنْ شَاءَ اللهُ الْمُؤْمِنُونَ وَهُوَ أَمِيرُكُمْ.

المصنف لابن ابی شیبۃ، رقم الحدیث: 31213

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عصمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک قاصد ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ ہدیہ لے کر حاضر ہوا اور آکر عرض کی کہ امیر المومنین کی طرف سے یہ ہدیہ قبول فرمائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہدیہ قبول فرمالیا۔

جب وہ قاصد واپس چلا گیا تو عبدالرحمٰن بن عصمہ نے ام المؤمنین سے عرض کیا کہ کیا ہم مومن نہیں اور وہ ہم مومنین کے امیر نہیں؟ تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں بالکل، آپ مومن ہیں اور وہ آپ کے امیر ہیں۔

4: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما:

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت: 852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي رَأَيْتُ رَأْيًا أَحَبُّ أَنْ تُتَابِعَنِي عَلَيْهِ. قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ أَنْ أَعْمَدَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَنْزِلَهَا وَأُخَلِّيَ الْأَمْرَ لِمُعَاوِيَةَ فَقَدْ طَالَتِ الْفِتْنَةُ وَسُفِكَتِ الدِّمَاءُ وَقُطِعَتِ السُّبُلُ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. فَبَعَثَ إِلَى

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حُسَيْنٍ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى رَضِيَ.

الاصابة فی تمییز الصحابة، تحت الترجمة: الحسن بن علی

ترجمہ: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک بات سوچی ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ اس معاملے میں میرا ساتھ دیں۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: جی فرمائیں! آپ نے کیا سوچا ہے؟

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ارادہ بن رہا ہے کہ میں مدینہ چلا جاؤں اور خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کردوں کیونکہ ہنگامے بڑھ چکے ہیں اور خون خرابہ بہت ہو چکا ہے اور (انتشار کے باعث) راستے پُرخطر ہو چکے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ آپ کو پوری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

5: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما:

(شیعہ مصنف) ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی بن الحسن الطوسی (ت: 460ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ فُضَيْلٍ غُلَامِ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَقُوْلُ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا) اَنْ أَقْدَمَ أَنْتَ وَالْحُسَيْنُ وَأَصْحَابُ عَلِيٍّ.فَخَرَجَ مَعَهُمْ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَدِمُوا الشَّامَ فَأَذِنَ لَهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأَعِدَّ لَهُمُ الْخُطَبَاءُ فَقَالَ يَا حَسَنُ: قُمْ! فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُمْ

فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ: قُمْ يَا قَيْسُ فَبَايِعْ فَالْتَفَتَ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ مَا يَأْمُرُهُ فَقَالَ يَاقَيْسُ اِنَّهُ اِمَامِي يَعْنِي الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

اختیار معرفۃ الرجال المعروف بہ رجال کشی، الرقم:176

ترجمہ: فضیل غلام محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف ایک خط لکھا (جس میں یہ تھا) کہ آپ، آپ کے بھائی حسین اور دیگر احباب ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

جب یہ حضرات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانے لگے تو قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ یہ لوگ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس) شام پہنچے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اندر آنے کی درخواست کی۔ (یہ حضرات اندر تشریف لے گئے) اس مجلس میں کئی خطباء جمع کیے گئے تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔

حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا (کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟) حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قیس! وہ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ) میرے امام ہیں۔ (جب انہوں نے بیعت کرلی تو میں نے بھی کرلی، اس لیے بیعت کرلی جائے)

6: جنگ صفین سے کنارہ کش رہنے والوں کی بیعت:

امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

(قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ رَحِمَهُ اللهُ) وَبَايَعَ مُعَاوِيَةَ كُلُّ مَنْ كَانَ مُعْتَزِلًا لِلْقِتَالِ كَابْنِ عُمَرَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب قول النبی ﷺ للحسن بن علی ان ابنی ھذا السید

ترجمہ: امام ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دونوں فریقوں کی باہمی جنگ سے عملاً کنارہ کش تھے جیسے عبد اللہ بن عمر، سعد بن ابی وقاص اور محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہم (وغیرہ) نے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔

7: اہل کوفہ:

امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (ت:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

(قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ رَحِمَهُ اللهُ) وَدَخَلَ مُعَاوِيَةُ الْكُوفَةَ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَسُمِّيَتْ سَنَةَ الْجَمَاعَةِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ وَانْقِطَاعِ الْحَرْبِ.

فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب قول النبی ﷺ للحسن بن علی ان ابنی ھذا السید

ترجمہ: (امام ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ)اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ داخل ہوئے اہل کوفہ نے ان کی بیعت خلافت کی۔لوگوں کے ایک شخصیت پر متفق اور مجتمع ہونے اور جنگ وجدال کے ختم ہونے کی وجہ سے اس سال کانام "عام الجماعۃ" رکھا گیا۔

8: شیخ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

امام محی الدین عبدالقادر بن موسیٰ بن عبداللہ الجیلانی الحنبلی رحمہ اللہ (ت:561ھ)روایت نقل کرتے ہیں:

وَأَمَّا خِلَافَةُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَثَابِتَةٌ صَحِيحَةٌ بَعْدَ مَوْتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَبَعْدَ خَلْعِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نَفْسِهِ مِنَ الْخِلَافَةِ ..... فَوَجَبَتْ إِمَامَتُهُ بِعَقْدِ الْحَسَنِ لَهُ فَسُمِّيَ عَامُهُ عَامَ الْجَمَاعَةِ لِارْتِفَاعِ الْخِلَافِ بَيْنَ الْجَمِيعِ وَاتِّبَاعِ الْكُلِّ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مُنَازِعٌ ثَالِثٌ فِي الْخِلَافَةِ.

الغنية لطالبي طريق الحق عزوجل، فصل يعتقد اهل السنة والجماعة ان امة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم خير الامم اجمعين

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اپنی خلافت سے دستبردار ہونے کے بعد حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی خلافت (ادلہ شرعیہ سے) صحیح طور پر ثابت ہے...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دینے کی وجہ سے ملی ہے اور جس سال یہ خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملی اس سال کا نام عام الجماعۃ رکھا گیا تھا کیونکہ اس میں سب لوگوں کا (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

خلیفہ ہونے پر) اتفاق ہو گیا تھا اور مخالفت ختم ہو چکی تھی اور سب لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی (خلافت میں) اتباع کر لی۔

(کیونکہ اس موقع پر دو فریق ہی خلافت کے دعوے دار تھے ان کے علاوہ کوئی تیسرا فریق موجود نہیں تھا کہ جو مخالفت کرتا اور اختلاف کرنے والوں کی آپس میں صلح ہو گئی)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی رشتہ محبت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام